خیر و برکات کا سبب

بسم اللہ یا 786

محمد سعید ٹیلر

رحمانیہ مسجد نزد بوہرہ پیر کراچی پوسٹ بکس نمبر 74200

خیروبرکات کا سبب

بِسۡمِ اللہ یا 786

محمد سعید ٹیلر

رحمانیہ مسجد نزد بوہرہ پیر کراچی پوسٹ بکس نمبر 74200

بسم اللہ یا 786

نام کتاب : خیر و برکات بسم اللہ یا 786

تالیف : ابو خدیجہ عمار اقبال حفظہ اللہ

کمپوزنگ و سرورق : دائرہ نور القرآن وقاص سینٹر شاپ نمبر 8
محمد بن قاسم روڈ نزد سعید گاہ اسٹاپ کراچی۔

مفت ملنے کے پتے

محمد سعید ٹیلر
رحمانیہ مسجد نزد بوہرہ پیر کراچی پوسٹ کوڈ 74200

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اتری بادل مشرق کی طرف چھٹ گئے۔ ہوائیں ساکن ہوگئیں۔ سمندر ٹھہر گیا۔ جانوروں نے کان لگا لئے۔ شیاطین پر آسمان سے شعلے گرے اور پروردگار عالم نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر فرمایا:

کہ جس چیز پر میرا یہ نام لیا جائے گا اس میں ضرور برکت ہوگی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ نمبر ۴۷)

جو کام بسم اللہ کے بغیر شروع کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مسائل جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں

۱:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۃ توبہ کے علاوہ قرآن مجید کی تمام سورتوں (بشمول سورۃ فاتحہ) کی پہلی آیت ہے۔ اس بات کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس وقت جو قرآن مجید دنیائے عالم میں موجود ہے یہ اسی ترتیب کے مطابق جو اللہ تعالیٰ

کے حکم سے رسول اللہ ﷺ نے بتائی اور لکھائی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوسروں کو بھی اسی ترتیب کے مطابق قرآن مجید لکھایا اور بتایا۔ اس طریقے کے مطابق یہ ہم تک پہنچا، اس لئے ما بین الدفتین جو کچھ ہے سارا کا سارا اللہ کا کلام ہے۔

اسی قرآن مجید کے نسخے قرون اولیٰ سے لے کر آج تک دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں اور تمام مصاحف میں سورۃ توبہ کے علاوہ ہر چھوٹی یا بڑی سورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔ یہ ایک ایسی قطعی دلیل ہے جس کے مقابلے میں نہ تو خبر متواتر ہے نہ ہی کوئی سماع یا مشاہدہ! قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے نظام کے مطابق سینوں اور دفتروں میں محفوظ رہا ہے لہذا تواتر استقرائی کے ساتھ قرآن کا اس طرح پڑھا جانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اسی طرح نازل کیا ہے یعنی ہر سورۃ کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے۔ کوئی بھی منصف مزاج اور صاحب فہم انسان اس حقیقت سے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے قرآن مجید کا نسخہ لکھا۔ ثابت ہوا کہ دیگر تمام نسخے جو بعد میں لکھے گئے ان سب کا مرکزی ماخذ یہی نسخہ تھا۔ اور دیگر تمام

نسخوں میں سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے جو اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اصلی نسخے میں بھی اسی طرح تھا۔ اور یہ نسخہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں سے سن کر لکھا گیا تھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھایا اور لکھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی طرح قرآن نازل ہوا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن الکبری ۲/۴۰ میں سیدنا زید بن ثابت کی مذکورہ حدیث پر جو عنوان قائم کیا ہے وہ ہے:

"باب الدلیل علی ان ماجمعته مصاحف الصحابة رضی الله عنهم کله قرآن و بسم الله الرحمن الرحیم فی فواتح السور سوی براء ة من جملته"

"اس مسئلے کا بیان کہ صحابہ کرام کے صحائف میں جو کچھ جمع تھا وہ سب کا سب قرآن تھا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں ہونا بھی قرآن میں سے ہے"۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا کہ آپ نے سورہ انفال اور سورہ توبہ کے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی؟ آپ نے جواب دیا کہ جب قرآن مجید نازل ہوتا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سمجھاتے تھے کہ اس آیت کو فلاں جگہ پر ملا دو مگر ان دونوں سورتوں کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی حکم جاری نہ فرمایا۔ چونکہ مضمون کے لحاظ سے دونوں سورتیں ایک دوسرے کے ساتھ مشابہ ہیں لہذا میں نے ان دونوں کو ایک ساتھ لکھا اور درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی ۲/۵۳۱ میں حسن اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک ۲/۱۲۲ میں بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن وحدیث کی روشنی میں خط/رسائل اور تحریر لکھتے وقت پہلے لکھنا چاہیئے

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (النمل: ۲۹۔ ۳۰)

"وہ (بلقیس) کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے، جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔ یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بادشاہوں کی طرف خطوط لکھے ان میں بھی شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ الادب المفرد میں باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ صَدْرِ الرَّسَائِلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یعنی رسائل وخطوط کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا باب۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھتے وقت ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی۔ اور حسن بصری تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسائل کی ابتداء ہے۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحرین کی طرف زکوۃ کی وصولی کے احکام کے متعلق جو رسالہ لکھ کر بھیجا تھا اس کی ابتداء بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ بابرکت الفاظ ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے زبان سے ادا کرنا یا لکھنا بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے قرآن حکیم کو بھی ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے ہی شروع فرمایا گیا ہے اور ہر سورۃ کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' تحریر ہے، سوائے ایک سورۃ توبہ کے اور سورۃ النمل میں بطور آیت مبارکہ کے اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (سورۃ النمل آیت ۲۹۔۳۰) اللہ کے پاک نام سے ہر نیک کام کا آغاز کرنا بذات خود ایک کار ثواب ہے اور قرآن عظیم کے الفاظ ہونے کی وجہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ہر حرف پر دس نیکیاں عطا فرمانے کا وعدہ ہے لیکن اس ثواب سے محروم کرنے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ کے ہندسہ کو مسلمانوں میں رائج کیا گیا ہے۔ (جس کی وضاحت آخر میں آئے گی ان شاء اللہ)۔

صلح نامہ اور دستاویز وغیرہ کے شروع میں لکھنا:

کوئی صلح نامہ یا دستاویز وغیرہ لکھتے وقت اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا بھی مسنون ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے

موقعے پر مشرکین کے ساتھ جو صلح نامہ لکھوایا اس میں بھی پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری ۱/۳۷۲ء)۔

کھاتے اور پیتے وقت

عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

سَمِّ اللّٰہِ وَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

یعنی بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنی طرف سے کھاؤ۔

(بخاری و مسلم)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ

یعنی شیطان لوگوں کے کھانے کو اپنے لئے حلال کرنے کی خاطر کوشش کرتا ہے کہ اس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶۳ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سلمیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک کھانا تیار کیا جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام نے کھایا، کچھ بچ گیا تو آپ نے ایک اعرابی کو فرمایا:

سَمِّ اللّٰہَ وَ کُلْ مِنْ اَدْنَاھَا وَ شَبِعَ مِنْھَا وَ فَضَلَتْ

(مجمع الزوائد للہیثمی ۵/۲۲-۲۳)

بسم اللہ کہہ کر اپنی طرف سے کھاؤ، اس نے خوب سیر ہو کر کھایا مگر (پھر بھی) کچھ بچ گیا۔

تنبیہ: اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آ جائے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ (اللہ کے نام کے ساتھ اس (کھانے) کے اول اور آخر میں) جیسا کہ ترمذی اور ابوداؤد میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مروی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶۳، ۱۷۱، ۱۱: کار للنووی ص ۵۰۲)

پینے سے پہلے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَ حْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ (ترمذی)

جب کوئی چیز پینے لگو تو بسم اللہ کہا کرو اور بعد میں (یعنی جب پی چکو تو) الحمد للہ پڑھا کرو۔

سواری پر سوار ہوتے وقت

قرآن کریم میں ہے کہ:

وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَ مُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (هود : ۴۱)

اور (نوح علیہ السلام) نے کہا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ، اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ یقیناً میرا رب بڑی بخشش والا اور بڑے رحم والا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اُتِيَ بِدَآبَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ :اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ، قَالَ اِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ :اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ (ابو داؤد/ترمذی/نسائی)

یعنی ان کے لئے سواری لائی گئی، جب رکاب میں پاؤں ڈالا تو اس وقت کہا: بِسْمِ اللّٰهِ، پھر جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا، وگرنہ ہم اس کو پہنچنے والے نہ تھے، اور ہم بھی اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔) پھر تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (اللہ تیرے لئے ہی پاکیزگی ہے بے شک میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے تیرے سوا میرے گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے) اس کے بعد وہ مسکرائے، کہا گیا اے امیر المومنین کس بات پر آپ مسکرائے ہیں؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا جس طرح کہ میں نے کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں مسکرائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تعجب فرماتا ہے جب بندہ کہتا ہے کہ مجھے معاف کر دے۔ میرے بندے کو معلوم (اور یقین) ہے کہ میرے سوا اس کے گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

بسم اللہ یا 786

وضو شروع کرتے وقت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ:

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں اللہ کا نام نہ لے''۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی فی العلل، حاکم، دارقطنی، بیہقی وغیرہم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

طلب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل مع احد منکم مآء فوضع یده فی الماء و یقول توضئوا بسم اللہ فرأیت المآء یخرج من بین اصابعه حتی توضئوا من عند اخرهم قال ثابت قلت لانس کم تراهم قال نحوا من سبعین. (نسائی)

''کسی صحابی نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے۔ (پھر ایک برتن میں پانی لایا گیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔ اور حکم فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو۔ پھر میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے (فوارے کی طرح) نکل رہا تھا۔ یہاں تک کہ سب

لوگوں نے وضو کیا۔ جن کی تعداد انس رضی اللہ عنہ نے تقریباً ستر بتلائی۔

اس حدیث میں بسم اللہ کہنے کا امر ہے اور امر اہل اصول کے ہاں وجوب کے لئے ہوتا ہے اسی لئے امام نسائی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب اس طرح باندھا ہے۔ ''باب التسمية عند الوضو'' یعنی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو کرتے وقت بسم اللہ کہی جائے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت

عمل اليوم والليلة لابن السنی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل فی المسجد قال بسم الله اللهم صل على محمد و اذا خرج قال بسم الله اللهم صلى على محمد

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بسم اللہ کہتے تھے اور درود (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ) پڑھتے تھے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الرجل بيته فذكر الله دخوله و عند طعامه قال الشيطن لامبيت لكم ولا عشاء و اذا دخل ولم يذكر الله عند

دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت والعشاء

(رواہ مسلم، مشکوۃ ۳۶۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوا اور اس نے داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لئے نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ کھانے کے لئے کچھ ہے اور اگر اس شخص نے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رہنے کی جگہ بھی ملے گی اور کھانا بھی۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا .

اے اللہ تجھ سے داخل ہونے کی خیر اور نکلنے کی خیر مانگتا ہوں اور ہم اللہ کے نام کے ساتھ (گھر میں) داخل ہوتے ہیں اور نکلتے ہیں اور اپنے پروردگار اللہ پر توکل (بھروسہ) کرتے ہیں)۔(ابوداؤد ص ۵۹۶)

یہ دعا پڑھ کر پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔

گھر سے نکلتے وقت

مسند احمد، نسائی اور ترمذی میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں (اس بات سے) میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی کے ساتھ جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔

اور ترمذی، ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف (نظر اٹھا کر) یہ دعا پڑھتے تھے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

"اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں اس کے سوا کسی اور کے پاس نہ قدرت ہے اور نہ طاقت"۔ (ابوداؤد)

تو اس (فرشتے کے ذریعے) کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت والا بنے تجھے یہ دعا کافی ہے اور تم بچ گئے اور شیطان اس سے دور بھاگتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

گھر اور اولاد سے متعلق اہم حکم

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان جنح الليل او امسيتم فكفوا صبيانكم فان الشيطان ينتشر حينئذ فاذا ذهب ساعة من الليل فخلوا هم واغلقوا الابواب واذكروا اسم الله فان الشيطان لايفتح باب مخلقا و اوكوا قربكم واذكروا اسم الله وخمروا انيتكم واذكرا اسم الله ولو ان تعرضوا عليه شيئا واطفئوا مصابيحكم.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص ۳۷۲)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے شروع ہوتے ہی بچوں کو (گھروں میں بند کرلیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں۔ بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کیا کرو اور اس طرح بند کیا ہوا دروازہ شیطان نہیں کھول سکتا نیز بسم اللہ کہہ کر مشکیزوں کے منہ بند کرو، برتنوں کو ڈھانکو اور چراغوں کو بجھا دو"۔

جماع کے وقت

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان احدكم اذا اراد ان ياتى اهله قال بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فان ان يقدر بينهما ولد في ذالك لم يضره شيطان ابدا ۔(متفق علیہ مشکوۃ ۲۱۲)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

اے میرے اللہ، ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا۔

اگر ان کے لئے اولاد مقدر ہوگی تو اس کو شیطان کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (بخاری و مسلم)

سوتے وقت

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور صحیح مسلم میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا (بخاری)

"اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں"۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے وقت یہ دعا سکھلائی ہے۔

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ بِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ. (مشکوۃ ص ۲۰۸)

اے میرے رب تیرے نام کے ساتھ (میں سوتا ہوں اور) اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیرے ہی حکم سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اسکو (کچھ مہلت تک) چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بازار میں داخل ہوتے وقت

سیدنا بریدۃ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ خَیْرِ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ

بک من ان اصیب فیھا یمیناً فاجرۃ او صفقۃ خاسرۃ

''اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ الٰہی میں جھوٹی قسم اور گھوٹے سودے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں''۔(ابن السنی ص ۵۰)

ذبح کرتے وقت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ .

''پس جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کے احکامات پر ایمان رکھتے ہو''۔(الانعام:۱۱۸)۔

دوسری آیت میں فرمایا:

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ.

''اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، یہ گناہ کا کام ہے''۔(الانعام:۱۲۱)۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو چیز ذبح ہوتے وقت خون بہائے اور اس پر بسم اللہ پڑھی جائے تو وہ چیز کھاؤ، حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:

ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ......الحديث .

(مشکوۃ: ص ۳۵۷، بخاری و مسلم)

نوٹ: ذبح کرنے والا کوئی بھی (کلمہ گو) ہو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو حلال ہے اگر اہل کتاب ہو اور اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ بھی حلال ہے۔ اہل کتاب جو کہ شرک بھی کرتے ہیں اور کفر بھی کرتے ہیں۔

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت

بخاری و مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنبے کی قربانی کرتے وقت اس کو لٹا کر گردن پر پاؤں رکھا اور فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر قربانی کا جانور ذبح کیا۔

(مشکوۃ: ۱۲۷۔ مسلم)

شکار کے لئے تیر وغیرہ چلاتے وقت

بخاری و مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اگر تم اپنا تیر بسم اللہ پڑھ کر شکار کو مارو تو وہ چیز حلال ہے۔ (مشکوۃ:۳:۷۷)

میت کو قبر میں اتارتے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر میں اتارتے وقت فرماتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(ترمذی،ابوداؤد)

سواری کے ٹھوکر کھاتے وقت

ابوداؤد میں ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی سفر میں) آپ کے پیچھے سوار تھا کہ اچانک آپ کی سواری نے کچھ ٹھوکر کھائی، میں نے شیطان پر لعنت بھیجی آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو کیونکہ شیطان اس طرح خوشی (سے پھول کر) بڑی عمارت کا منظر پیش کرے گا (اس لئے کہ انسان کی زبان سے برا جملہ نکلا) بلکہ ایسے موقع پر بسم اللہ کہا کرو، اگر ایسا کرو گے تو شیطان سکڑ کر کسی مکھی کے برابر ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)۔

زخم یا چوٹ لگنے کے وقت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں اکیلے طلحہ بن عبداللہ

بنی اللہ نے گیارہ مردوں کی قوت سے برابر لڑائی کی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کو چوٹ لگی اور ان کی انگلی کٹ گئی جس سے ان کی چیخ نکل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ.

(ابن السنی ص ۱۸۱)

"اگر تم اس وقت بسم اللہ کہتے تو اللہ کے فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ تمہاری طرف دیکھتے رہتے"۔

گذر اوقات میں تنگی کے وقت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز نے تم کو روک رکھا ہے کہ رزق کی تنگی کے وقت جب بھی گھر سے نکلو تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ.

(ابن السنی ص ۵۹)

اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے نفس، مال اور دین پر اے اللہ مجھے اپنے فیصلے پر راضی رکھ اور جو رزق تو نے میرے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں برکت

ڈال تاکہ جس کام کوتو میرے لئے مؤخر کرے اس کے جلدی ہونے کو اور جس کام کوتو جلدی کرے اسکے مؤخر ہونے کو میں پسند نہ کروں۔

صبح وشام

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اس کو کوئی چیز ہرگز نہیں پہنچائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (ترمذی/ابن ماجه)

"یعنی اللہ کے نام کے ساتھ (اپنے سارے کام، شروع کرتا ہوں) جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان وزمین میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ (ہر بات) سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے فرزند ابان رحمۃ اللہ علیہ جس نے یہ حدیث بیان کی جب ان پر فالج کا حملہ ہوا اور کوئی آدمی اگر ان کی طرف دیکھتا تو وہ کہتے تھے کہ کیا دیکھتے ہو؟ حدیث بالکل برحق ہے جس طرح میں نے بیان کی ہے مگر اللہ کا مقدر کیا ہوا فیصلہ صادر ہوا کہ جس دن بیماری نے حملہ کیا میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی۔

(مشکوۃ: ص ۲۰۹)

دم کرتے وقت

دم یا جھاڑ کے متعلق بہت سی دعاؤں کے شروع میں بسم اللہ کہنا کئی احادیث میں مذکور ہے صحیح مسلم میں سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بدن کی بیماری کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کی آپ نے فرمایا کہ درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ

"میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے"۔ (مسلم)۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اس وقت آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے اس طرح دم کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (مشکوۃ: ۱۳۱)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ تمہیں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دے، ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد آنکھ سے اللہ تجھے شفا دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

تنبیہ

عوام میں یہ رواج ہے کہ خط کی ابتداء میں ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں اور ان کا گمان ہے کہ ابجد کے حساب سے یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا عدد بنتا ہے اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ اس طرح قرآنی الفاظ کی بے ادبی نہیں ہوتی۔ مگر یہ سب غلط ہے کیونکہ ایسا عمل نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ سلف صالحین سے، لہذا یہ دین میں محدث یعنی نیا کام ہے، اسلئے بدعت اور ضلالت ٹھہرا۔ اور یہ عذر بھی غلط ہے کہ الفاظ کو بے ادبی سے بچانا ہے کیونکہ جب یہ الفاظ قرآن کے ہی نہیں رہے تو حکم کی تعمیل بھی نہیں ہوئی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہی نہ گئی۔ کیونکہ یہ عدد خود بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے، اور اگر ہے یا اس کا بدل ہے تو پھر اس کی بھی توہین کیوں کر کی جائے؟ نیز بدل کے لکھنے کا تو حکم ہی نہیں ہے۔ اس بات کی تردید کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن بادشاہوں کی طرف خطوط لکھے تھے وہ کافر تھے، مگر وہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی بدل اختیار نہیں کیا حالانکہ وہاں یہ خطرہ زیادہ تھا۔ بلکہ ایران کے بادشاہ نے تو خط کی اہانت کی اور اسے پھاڑ ڈالا، مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ نہیں بدلا۔ نیز یہ عدد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا بدل بالکل نہیں ہے۔

سورۂ نمل میں ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے (ملکہ بلقیس کو) جو خط لکھا تھا

اُس میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی حالانکہ وہ کافر قوم سے تھی اور قوم سورج سورج کی عبادت کرتی تھی۔ وہاں یہ امکان زیادہ تھا کہ وہ بے ادبی کریں گے مگر چونکہ تحریر لکھتے وقت صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا چاہیئے اس وجہ سے بسم اللہ ہی لکھی گئی۔ کوئی اس کا نعم البدل نہیں لکھا گیا۔

خودساختہ نظریہ کا سہارا لے کر مسلمانوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے اور لکھنے کی برکت اور ثواب سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی اور اس میں مسلمان دشمن اور طاغوتی طاقتوں کو حیرت انگیز حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اب تقریباً ہر تعلیم یافتہ کم تعلیم یافتہ یا غیر تعلیم یافتہ ہر طبقہ زندگی اور مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے ۷۸۶ کا ہندسہ لکھتا ہے اور اپنی دانست میں وہ اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے قائم مقام سمجھ کر ثواب اور برکت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ کر بڑا مسرور ہے۔ حالانکہ ثواب اور برکت کا حصول صرف اور صرف ان عربی الفاظ کو زبان سے ادا کرکے یا لکھ کر ہی ہوسکتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ثواب اور برکت سے محروم کرانے والوں نے لوگوں کے اذہان میں یہ بات نقش کرنے کی سعی نامشکور کی کہ اگر کسی خط یا کسی تحریر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ لکھے جائیں اور وہ ڈاک کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجی جائے اس صورت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پاک الفاظ کی بے ادبی ہوگی لہذا ان پاک الفاظ کی جگہ ۷۸۶ لکھ دیا

جائے اس طرح الفاظ کی بے ادبی بھی نہ ہوگی اور ثواب اور برکت بھی حاصل ہوجائے گی اور لوگوں نے بلاسوچے سمجھے اس پر عمل شروع کر دیا۔ اور ہر خط یا تحریر پہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنا باعث ثواب سمجھا اور عربی الفاظ کو توہین اور بے ادبی سے بچا کر اور ثواب بھی کما کر دل ہی دل میں اپنے اس کارنامے پر خوش ہوتے رہے، حالانکہ اصل برکت ثواب اور نیکی سے وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ لکھ کر محروم ہوگئے۔ اگر بے ادبی اور توہین والی نام نہاد دلیل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے بلاسوچے سمجھے اسے قابل عمل مان لیا ہے۔ جس خط یا تحریر کے شروع میں اللہ کے پاک نام سے ابتداء اس وجہ سے نہیں کی گئی کہ اس خط یا تحریر سپرد ڈاک کرنے کے بعد اللہ رحمٰن رحیم کے مقدس نام کی بے ادبی ہوگی اسی خط یا تحریر میں مکتوب الیہ کا نام جو رحمت اللہ، صبغت اللہ وصیف اللہ محمد، احمد، رضوان اللہ وغیرہ تھا مکتوب الیہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ نام لکھا گیا اس کے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ یا صرف السلام علیکم لکھا گیا۔ اس کے بعد مکتوب الیہ کے لئے دعائیہ الفاظ بھی جا بجا تحریر کئے گئے مثلاً اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے یا آپ کو اللہ تعالیٰ رزق حلال عطا فرمائے وغیرہ اس کے علاوہ تقریباً ہر خط یا مضمون میں اور بہت سے الفاظ اور جملے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی قرآنی الفاظ یا دوسرے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اسمائے مبارک تحریر کرنا

پڑتے ہیں، لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے وقت ہمارا ذہن فوراً بے ادبی کے خوف سے اس کی جگہ ۷۸۶ کے لکھنے کا حکم دیتا ہے اگر خط یا تحریر میں اللہ رسول اللہ ﷺ یا انبیاء وغیرہم کے ناموں کی توہین کا خدشہ ہے تو پھر لکھنے والا کچھ تحریر نہیں کر سکتا کیونکہ ایک مسلمان کی زبان اور قلم سے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بابرکت نام ضرور ادا ہوں گے۔ اور چونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں، اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے کہ لکھنے والے کی نیت بے ادبی یا توہین کی نہیں اس نے تو ثواب کی نیت سے یہ لکھا ہے اور اللہ کے پاک نام سے ابتداء کی ہے لہٰذا اللہ اسے ثواب عطا فرمائے گا۔

۷۸۶ کے رائج کرانے والوں نے یہ کام اتنے منظم طریقہ سے کیا ہے کہ ہر شخص اصل قرآنی الفاظ کو ترک کر کے ۷۸۶ کے ہندسہ کو خطوط وغیرہ کے علاوہ بلند عمارات، بسوں، ٹرکوں، سوزوکیوں، رکشاؤں، حتیٰ کہ مساجد پر بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مبارک الفاظ کے بجائے (جہاں بے ادبی کا ذرا بھی احتمال نہیں) ۷۸۶ کو لکھ یا لکھوا دیا ہے۔ اگر خط یا تحریر میں قرآنی الفاظ کی بے ادبی کا خدشہ ہے تو بلند و بالا عمارات وغیرہ پر تو اس کا احتمال ہی نہیں لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پاک اور بابرکت الفاظ کی جگہ جن لوگوں نے ۷۸۶ کے ہندسہ کو رواج دیا ہے ان کی چالاکی اور منصوبہ بندی کا یہ کمال ہے کہ انھوں نے ۷۸۶ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کے قائم مقام ذہن نشین بلکہ اذہان وقلوب پر نقش کر دیا ہے اب ہر شخص ۷۸۶ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سمجھتا ہے اور اس طرح اسلام دشمنوں کی شاطرانہ روش نے مسلمانوں کو ثواب اور برکت سے محروم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اگر ۷۸۶ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سمجھ لیا جائے تو کیا پورے قرآن کے اعداد بھی حروف ابجد سے نکال کر صرف وہ اعداد ادا کر لیئے جائیں تو کیا ثواب مل جائے گا۔

اسی طرح دوسرے تمام ارکان اسلام نماز اذکار وغیرہ کے اعداد ادا کرنے سے کیا ثواب مل جائے گا؟! اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھا ہے اور اس کو قائم مقام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا سمجھا ہے تو کیا ۷۸۶ کی توہین کرنی جائز ہے؟ حالانکہ ۷۸۶ نہ بسم اللہ کا قائم مقام ہے نہ اس کا استعمال جائز ہے۔ کیا کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت ۷۸۶ کہے گا؟!

کیا کوئی شخص دکان کھولتے وقت ۷۸۶ کہے گا؟

اگر یہ اس کا قائم مقام ہے تو کیوں نہیں کہے گا؟ مگر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ کھانا کھاتے وقت ۷۸۶ کہا جائے۔ خود لوگ بھی اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں سمجھتے۔ مگر لوگوں کی روش میں بس یہ سب کچھ ہوتا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق پر عمل کرنے کی توفیق دے کیونکہ قیامت والے دن بہت سے

لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

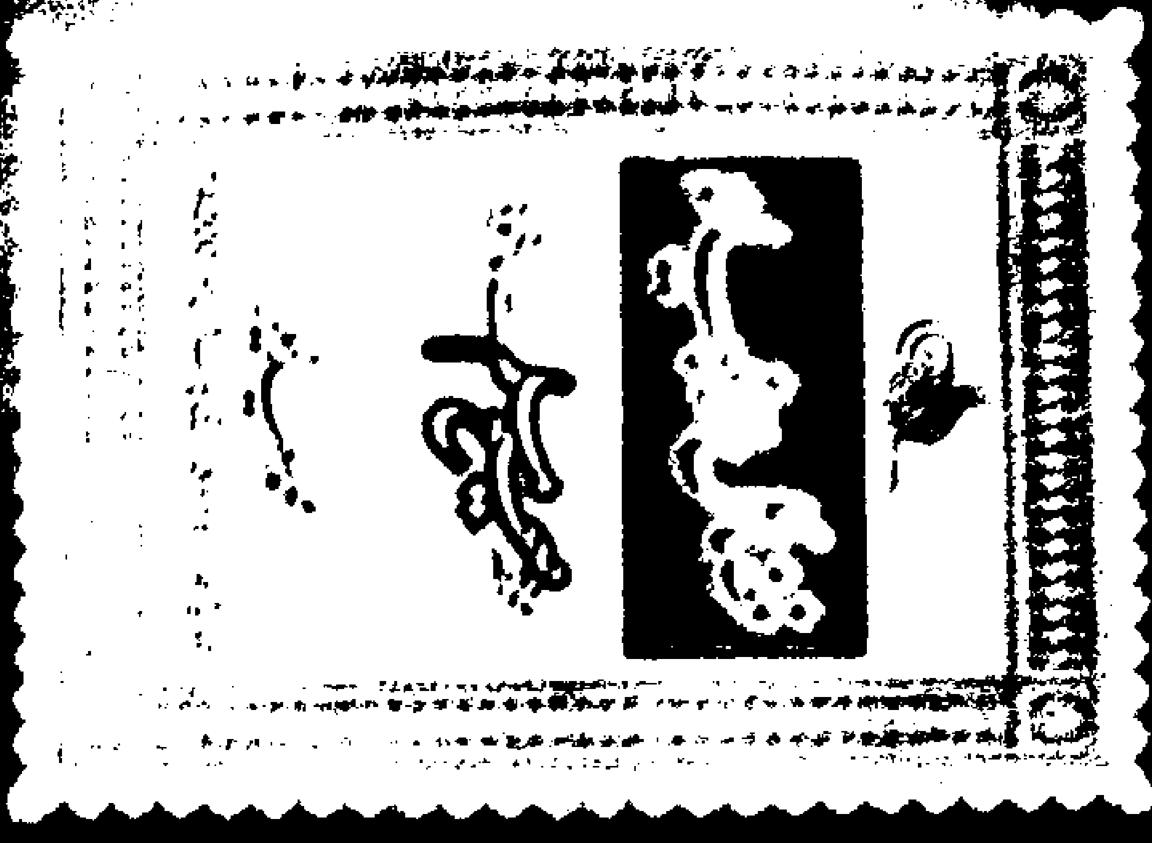
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا

کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں؟ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کیلئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

اللہ ہم سب کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اللہ ہم سب کو قرآن و حدیث پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین





محمد سعید ٹیلر

[illegible] کراچی پوسٹ بکس نمبر 74200